حجت الاسلام محمد رضا رجب نژاد

اسلام

دین زندگی

پیغمبر عظیم الشان کی زندگی میں جو اتار چڑھاؤ، مختلف النوع حوادث اور اثر انگیزی دکھائی دیتی ہے وہ دنیا کے کسی دوسرے شخص کی زندگی میں ہر گز نظر نہیں آتی کیونکہ ان کی زندگی میں حیرت انگیز، اسرار آمیز اور ہیجانی پہلوؤں کی فراوانی و کثرت پائی جاتی ہے۔

ان کا دین جس تیز رفتاری کے ساتھ ابتدائی مرحلہ میں خود اپنے معاشرہ و ماحول میں اور اس کے بعد پوری دنیا میں جس سرعت و تیز رفتاری کے ساتھ پھیلا اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں نہیں دکھائی دیتی ہے اور اس دین نے عالمی انسانی سماج پر جو گہرے نقوش قائم کئے ہیں ان کی مثال بھی کم ہی نظر آتی ہے۔

پوری دنیائے بشریت میں انسانی سماج کے پسماندہ طبقے سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص ان کی طرح ایک عظیم الشان اور پرشکوہ عالمی تہذیب و تمدن کا خالق نہیں رہا ہے۔

پیغمبر اسلام کے سلسلے میں عالمی سطح پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اتنی تالیفات دنیا کی کسی دوسری عظیم شخصیت کے بارے میں نہیں پائی جاتی ہیں اور دنیا کے مورخین و مفکرین اور دانشوروں نے جس خصوصی توجہ کے ساتھ ان کی زندگی کے ہر گوشے پر اظہار خیال کیا ہے اس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا مشرق و مغرب کے تمام مورخین اعتراف کرتے ہیں۔

جس زمانہ میں پورے جزیرۂ عربستان میں ایسی تہذیبی روایات اور خرافاتی تمدن وثقافت پورے انسانی معاشرہ میں رائج تھی جس کا انسانی عقل وفطرت سے کوئی سروکار نہ تھا اور ظلم وبربریت کی وجہ سے عالمی انسانی برادری کا دم گھٹ رہا تھا، خداوند عالم کے ارادہ سے ۵۷۰ء میں سعادت کا درخشاں ستارہ طلوع ہوا اور اس دنیا میں اس بچہ کی ولادت ہوئی جس کا نام ''محمد'' رکھا گیا اگرچہ اس نومولود کی ولادت سے پہلے ہی اسکے والد کا انتقال ہو چکا تھا۔

اس نومولود نے صرف تین روز تک اپنی والدہ (حضرت آمنہ) کا دودھ پیا اس کے بعد خداوند عالم نے دوسری دوعورتوں کو اس مولود مبارک کی دایہ بننے کا شرف عطا کر دیا۔

پیغمبرؐ اسلام کی پہلی دایہ کا بیان ہے کہ جس وقت مجھے اس بچہ کو دودھ پلانے کی ذمہ داری سونپی گئی، میں نے بچے کی ماں کے سامنے اس کو دودھ پلانا چاہا، میرے بائیں پستان میں دودھ اترا ہوا تھا۔ میں نے بڑی کوشش کی لیکن بچہ میرے داہنے پستان کی طرف زیادہ مائل تھا۔ دشواری یہ تھی کہ بچہ دار ہونے کے بعد شروع ہی سے میرے داہنے پستان کی رگیں خشک تھیں اور اس میں کبھی بھی دودھ نہیں اترا تھا۔ اس نومولود کے اصرار کی وجہ سے میں نے اپنا داہنہ پستان بچے کے منہ میں رکھدیا۔ جیسے ہی اس بچے نے دودھ حاصل کرنے کی کوشش شروع کی میرے اس خشک پستان میں دودھ اتر آیا۔ اس واقعہ سے صرف میں ہی نہیں بلکہ سبھی لوگ غیر معمولی حیرانی میں مبتلا ہو گئے۔

اس کے بعد وہ دایہ کہتی ہے:

''جس روز میں محمد کو اپنے گھر لائی اس دن سے میرے گھر میں خیروبرکت میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا اور میری ملکیت پہلے سے بہت زیادہ ہوگئی۔''

۶۱۰ء میں چالیس سال کی عمر میں خداوند عالم کی جانب سے وحی نازل ہوئی اور وہ خداوند عالم کے آخری پیغمبر کی حیثیت سے اسلام جیسے دین کامل کے ساتھ عہدۂ رسالت پر فائز ہو گئے۔

قرآن مجید ان کے نبوت کی دلیل اور وہ عظیم معجزہ الٰہی ہے جو ۱۴۰۰ سال گزرنے کے بعد آج بھی ہر طرح کی تحریف سے پوری طرح محفوظ ہے۔

اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام برسوں قبل خداوند عالم کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے پرچم توحید بلند کرچکے تھے لیکن خود ان کی زندگی میں نیز ان کے بعد آنے والی صدیوں کے دوران بعض لوگ اپنے خود ساختہ دین کی پیروی کرتے ہوئے ایسی راہ وروش پر گامزن ہوگئے تھے جو محض ان کے دین کی پیداوار تھی۔

ایک جماعت نے خداوند عالم کو اس کی مخلوقات سے تشبیہ دینا شروع کردیا اور اپنے ذہن کے سانچے میں یہ عقیدہ ڈھال لیا کہ خداوند عالم جسم وجسمانی اعضا کا حامل ہے۔

دوسری جماعت نے خداوند عالم کے نام میں تصرف کرنا شروع کردیا۔ ان میں حجاز کے وہ مشرک اور بت پرست شامل ہیں جو ''لات'' کو اللہ اور ''عزیٰ'' کو عزیز سے منسوب کرتے تھے۔

خود کو دانشور اور روشن خیال کہنے والے بعض گروہ چاند سورج، ستارہ اور جن کی پرستش میں سرگرم ہوگئے۔

لیکن اس دور کی اکثریت نے سال کے ۳۶۵ دنوں کی تعداد کے مطابق قبائلی اور خاندانی بتوں کو تراش لیا تھا اور ہر روز رونما ہونے والے حوادث کو اس روز سے منسوب بت کا کرشمہ قرار دینے لگے۔ اس زمانے میں بت پرستی درحقیقت عبادتی پہلو کی حامل نہ تھی بلکہ ابتدائی مرحلہ میں لوگ بتوں کو فقط اپنا شفیع تصور کرتے تھے۔

دھیرے دھیرے یہ لوگ آگے بڑھے اور وہ وقت بھی آگیا کہ لوگ ان بتوں کو صاحب قدرت سمجھنے لگے اور اس کے بعد مذہب بت پرستی رائج ہوا پس آخری دین کی حیثیت سے لوگوں کو توحید پرستی کی طرف دعوت دینا اور انسانوں کی خوابیدہ، فطرت کو بیدار کرنا، بت پرستی کے خلاف مسلسل جدوجہد میں سرگرم رہنا اور دنیا میں عدل وانصاف قائم کرنا ہی پیغمبر کی

بعثت کا بنیادی مقصد اور مذہب اسلام کا حقیقی پیغام بن گیا۔

خداوند عالم کی مقدس کتاب قرآن اور پیغمبرؐ اسلام نے دنیا کے لاکھوں خوابیدہ ذہن وخوابیدہ ضمیر لوگوں کو غیر معمولی بیداری سے مالامال کردیا۔ جی ہاں! یہ اسلامی بیداری کا کرشمہ نہیں تو اور کیا ہے کہ طلوع اسلام سے قبل جس معاشرہ میں عورتوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ در گور کردیا جاتا تھا، اس معاشرہ میں خواتین کے حقوق کی حفاظت اور یتیموں کی پرورش وسرپرستی کا عام چرچا ہونے لگا۔

طلوع اسلام سے پہلے کی لوٹ کھسوٹ کہاں اور اسلام کے بعد انسانی معاشرہ میں رائج ایثار ومہربانی کا رجحان کہاں!

اسلام سے قبل لکڑی اور پتھر کے خود ساختہ بتوں کی پرستش کہاں اور ظہور اسلام کے بعد خدائے وحدہٗ لاشریک اور قادر ورحیم کی طرف وہ ہمہ تن توجہ کہاں جو انسانی عقل وفطرت سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔

جی ہاں!

دنیائے انسانیت جہالت اور نادانی کے بھنور میں پوری طرح گرفتار تھی۔ علم وصنعت کے بارے میں لوگوں کی اطلاعات محدود تھیں اور دور دور تک تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ ایسے گھٹن کے ماحول میں دنیائے بشریت کے آسمان پر اسلام کا آفتاب نمودار ہوا جس نے نہ صرف پوری دنیا کو تابناک ومنور کردیا بلکہ لوگوں کو علم وصنعت کی طرف بھی مائل کردیا۔ اس نورانی دین نے حصول علم ودانش کو واجب قرار دیتے ہوئے اپنے ماننے والوں سے مطالبہ کیا کہ وہ علم وصنعت کے میدان میں زیادہ سے زیادہ مہارت حاصل کرنے میں ہمہ تن سرگرم رہیں کیونکہ علم کا سرمایہ جمع کرنا امر واجب ہے۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ ستاروں کے بارے میں غور وفکر اور تحقیق وتدقیق سے کام لیں، حیوانوں اور دریاؤں کا تحقیقی مطالعہ کریں اور پرندوں اور بادلوں کے سلسلے

میں بھی غور و فکر سے کام لیں۔

اگر چہ ''قوت کشش کی تحقیق'' کو نیوٹن سے جوڑتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ نیوٹن نے درخت کی اونچائی سے سیب کے زمین پر گرنے کی وجہ سے ''قوت کشش'' کی تحقیق کا کارنامہ انجام دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نیوٹن سے ۱۰۰ سال قبل ایک مسلمان دانشمند ''الحکیم'' نے ''قوت کشش'' کے نظام کو بخوبی سمجھ لیا تھا اور نیوٹن سے ۴۰۰ سال قبل مسلمان فلاسفہ قوت کشش کے سلسلے میں اپنی واضح تحقیق پیش کر چکے تھے۔

قوت کشش، زمین کی گولائی اور مخلوقات و نباتات کی زوجیت وغیرہ کا علم قرآنی آیات سے ہوتا ہے اور دنیا میں سب سے پہلے مسلمانوں نے زمین کے گول ہونے اور اپنے محور پر اس کی لگاتار گردش کا علم حاصل کیا اور یہ مسلمان ہی تو تھے جنہوں نے علم نجوم کو سمجھا اور اسے سنوار کر دنیا والوں کے سامنے پیش کیا۔

مسلمانوں نے علم کے مختلف شعبوں میں اپنے معاصرین پر سبقت حاصل کی اور یورپ والوں کو حیرت زدہ کر دیا۔ یورپ میں سب سے پہلا میڈیکل کالج مسلمانوں کے ذریعہ اٹلی کے سلونو نامی شہر میں قائم کیا گیا تھا جبکہ اس زمانے میں اسلامی دنیا میں جگہ جگہ پر طبی درسگاہیں موجود تھیں۔

اسلام نے مادیات کے سلسلے میں اتنا غور نہیں کیا کہ معنویات کو بالکل فراموش کر دے اور نہ محض ایسی معنویت کو ہی غور و فکر کا مرکز قرار دیا ہے کہ نفسانی خواہشات کی سرکوبی کے سلسلے میں مبالغہ آرائی کی حد سے گزر جائے۔

اسلام نے ان دونوں نظریات کے سلسلے میں درمیانی راہ و روش سے کام لیا ہے۔ نہ وہ جنسی عزائم پر ایسی محدودیت و پابندی عائد کرتا ہے کہ انسان اپنی فطری خوشی اور سرگرمیوں سے محروم ہو جائے۔ اس کی زندگی بے مزہ ہو جائے اور وہ رہبانیت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جائے۔

اسلام جسم اور روح کے درمیان توازن قائم کرتا ہے۔ اسلام انفرادی حقوق کا احترام کرتا ہے اور ساتھ ہی سماجی حقوق کو بھی محترم تسلیم کرتا ہے۔ جسم اور روح دونوں میں سے ہر ایک میں لذتیں موجود ہیں اور انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ دونوں کو توازن کے ساتھ اپنائے رہے۔

اسلام مذہب زندگی ہے اسی وجہ سے وہ محض معدودے چند انفرادی واجبات اور محرمات پر ہی اکتفا نہیں کرتا ہے بلکہ اس کا اصل مقصد وبنیادی منصوبہ ایک آباد اور محفوظ معاشرہ کی تعمیر وتشکیل ہے۔

اسلام سالم اور سعادت بخش زندگی کے بلند ترین معیاری آئین وقوانین کا حامل ہے۔

اسلام ایک وسیع اور گرانقدر منصوبے کا حامل ہے جو گہوارہ سے لیکر قبر تک زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی خوشی کی زمین ہموار کرتا رہے۔

اسلام درحقیقت انسانی زندگی کے جملہ انفرادی اور اجتماعی پہلوؤں کا حامل ہے۔

اسلام انسان کو اہمیت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جو بنی نوع انسان کے درمیان برادری اور برابری کا تصور پیدا کرتا ہے کیونکہ دنیا کے تمام انسان ایک خدا کی مخلوق ہیں۔

اسلام وہ دین ہے جس کی عبادات نہایت سادہ اور انسانی عقل سے میل کھاتی ہیں۔ یہ عبادت و بندگی کو انسان کی بھلائی کا وسیلہ قرار دیتا ہے اور گناہ کو انسانی دنیا کے لئے نہایت نقصان دہ حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ لوگوں کو عدل وانصاف کی طرف مدعو کرتا ہے اور ظلم وناانصافی اور دوسروں کے خلاف حملہ وتجاوز سے پرہیز اختیار کرنا سکھاتا ہے۔

اسلام وہ دین ہے جو اپنے پیروکاروں کو اس خدا کے احکام کی پیروی کا حکم دیتا ہے جو جمالیات کا خالق ہے۔ یہ وہ دین ہے جو اپنے ماننے والوں کو لڑائی جھگڑا، تفرقہ واختلاف اور پراگندگی وانحراف سے علیحدگی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

حصول علم کے سلسلے میں اسلام کسی سرحد کا قائل نہیں ہے بلکہ وہ علم ودانش کو بہترین میراث قرار دیتا ہے۔ اسلام علماء اور دانشمندوں کے سلسلے میں غیر معمولی احترام کا قائل ہے اور عالموں کو زاہدوں سے زیادہ صاحب فضیلت حیثیت سے پیش کرتا ہے۔

اسلام سن رسیدہ افراد اور بزرگان معاشرہ کے لئے غیر معمولی عزت واحترام کا قائل ہے اور ان لوگوں کو بڑی عزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

اسلام مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ لوگوں کے اعمال پر نگاہ رکھیں اور انہیں نیکی کی طرف مدعو کرتے ہوئے برائیوں سے دوری اختیار کرنے کا مشورہ دیں۔ اسلام لوگوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ اگر تم واقعی ایک آباد اور خوشحال معاشرہ کے متمنی ہو تو تم فساد سے دوری اختیار کرتے ہوئے عمومی نظارت کو لازم خیال کرو۔ درحقیقت اسلام صحیح اور منطقی تنقید کو اصلاحات کی کنجی قرار دیتا ہے۔

اسلام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ ایک دوسرے کو پند ونصیحت کرنے میں کوتاہی نہ کرو۔

اسلام خانوادہ اور اولاد کی تربیت کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔

اسلام والدین کی اطاعت کا ذکر خداوند عالم کی اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ کرتا ہے اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کو واجب سمجھتا ہے۔

اسلام مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد کرتا ہے کہ مومنین کی ضروریات کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔

اسلام ان سماجی امور خیر کو غیر معمولی اہمیت دیتا ہے جس سے عام لوگوں کو فائدہ پہونچتا ہے۔ اسلام ظالموں کو دھمکی دیتا ہے اور ان کے خلاف جدوجہد اور نبرد آزمائی کو لازم قرار دیتا ہے۔

اسلام مسلمانوں کے درمیان الفت اور دوستی کی ایجاد کو بنیادی ترین کاموں میں شمار

کرتا ہے۔

اسلام عفو و درگزر اور مہربانی وچشم پوشی پر تاکید کرتا ہے اور منافقت ودوئی سے پرہیز اختیار کرتا ہے۔

اسلام اپنے ماننے والوں کو سچ بولنے کی دعوت دیتا ہے اور نجات کو سچائی میں مضمر وپوشیدہ مانتا ہے۔لوگوں کو امانت داری اور درست کاری کی دعوت دیتا ہے اور بیماروں کی عیادت کو اپنی عبرت واپنی تسلی وتسکین کا باعث قرار دیتا ہے۔

اسلام مسلمانوں کو خوش کرداری وخوش روی کی طرف مدعو کرتا ہے۔حسن اخلاق کو مسلمانوں کے لئے واجب ولازم قرار دیتا ہے اور وعدہ کو پورا کرنے پر تاکید کرتا ہے۔

اسلام نوجوانوں کو شادی کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور ان کی خاطر خواہ حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے اور گوشہ نشینی وتنہائی پسند زندگی پر ملامت کرتا ہے۔

اسلام نظافت وبہداشتی کے سلسلے میں غیر معمولی اہمیت کا قائل ہے اور اس سلسلے میں بیشمار احکام موجود ہیں۔

اسلام رہبانیت سے پرہیز اور دنیا پرستی کی شدت کے ساتھ نفی وتردید کرتا ہے۔

اسلام مسلمانوں سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دنیا کی خاطر آخرت کو فراموش نہ کریں اور دنیا کو آخرت پر قربان بھی نہ کریں بلکہ دنیا وآخرت کی خوبیوں کو جمع کرنے کی کوشش کریں۔

اسلام عزیزوں کی حفاظت ونگہداری کو تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ قرار دیتا ہے۔

اسلام مہمان نوازی پر بہت زور دیتا ہے اور اس کو اخلاقی محاسن کا حصہ قرار دیتا ہے اور یتیموں کی سرپرستی کا حکم دیتا ہے۔

اسلام انسان کے احترام کا قائل ہے چاہے وہ زندہ ہو یا موت سے ہم آغوش ہو چکا ہو۔

واضح رہے کہ اسلام مردہ شخص کے جنازہ کی بے احترامی کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

اسلامی احکام کا سرچشمہ وحی خداوندی ہے لہذا اس میں کسی خطا ولغزش کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اسلام حق اور آزادی کا علمبردار ہے اور عدالت وبرابری کی آواز بلند کرتا ہے۔

اسلام جاہلانہ تعصبات، نسلی امتیازات اور طبقاتی اختلافات کی تردید کرتا ہے۔

اسلام دین عقل وفطرت ہے۔

اسلام خداوند عالم کا آخری اور کامل ترین دین ہے جس کو خداوند عالم نے دنیائے انسانیت کی ہدایت ورہنمائی کے لئے اس دنیا میں بھیجا ہے۔

مذہب اسلام میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں سے وابستہ مکمل اور نورانی احکام موجود ہیں اور صحت وسلامتی بشر کے سلسلے میں بھی یہ مذہب مفید احکامات سے پوری طرح مالامال ہے۔

البتہ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ ہر قول وعمل کے درمیان گہرا فاصلہ ہوا کرتا ہے۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ کوئی شخص یا معاشرہ اسلام کے سلسلے میں لمبے لمبے اعلانات شائع کر رہا ہو لیکن عمل کے میدان میں اس نے اسلام کی نورانیت سے ذرہ برابر بھی فائدہ حاصل نہ کیا ہو اور محض مسلمان نام رکھ لینے میں ہی مگن ہو۔

اس دنیا میں ہی نہیں بلکہ موت کے بعد بھی انسان کی نجات وسعادت کا واحد راستہ حقیقی اسلام کی پیروی ہے۔

مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام جمالیات کا مذہب ہے اور جمالیات کی طرف مدعو کرتا ہے کیونکہ وہ صاحب جمال انسانوں کا خالق اور خود بھی صاحب جمال ہے۔

☆☆☆☆☆